

1 زری پالیسی کی اثر انگیزی میں اضافہ کرنا

1.1 مالی سال 20ء میں زری پالیسی موقف

زری پالیسی کے تناظر میں مالی سال 20-2019ء ایک اہم اور دشوار سال تھا۔ سال کی پہلی ششماہی کے دوران معیشت میں استحکام اور کئی معاشی اظہاریوں میں احیا کے اشاروں کو تقویت دینے کے لیے محتاط پالیسی اقدامات کیے گئے۔ دوسری ششماہی میں اچانک کووڈ 19 کے وبائی مرض کے شدید جھٹکے کا سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے اس سخت عدم یقینی کے دوران بروقت، زبردست اور اختراعاتی پالیسی رد عمل کی ضرورت تھی۔

ان منظر ناموں کے تحت مالی سال 20ء میں زری پالیسی کے موقف پر بحث کو دو مختلف مرحلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: سخت زری پالیسی کو برقرار رکھنے کا پہلا مرحلہ جو زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے مارچ 2020ء تک کے اجلاس میں جاری رہا اور کووڈ 19 کے بعد تیزی سے زری نرمی کا دوسرا مرحلہ۔

مالی سال 20ء کے اپنے پہلے اجلاس میں، ایم پی سی نے جولائی 2019ء میں پالیسی ریٹ میں 100 بیسیس پوائنٹس اضافہ کرتے ہوئے اسے 13.25 فیصد کر دیا۔ یہ گزشتہ برس کے سخت زری پالیسی موقف کے تسلسل میں تھا جب استحکام کی پالیسیوں کے ایک حصے کے طور پر مئی 2019ء میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نفاذ کے ساتھ ساتھ پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 575 بیسیس پوائنٹس کا اضافہ کیا گیا تھا۔ شرح مبادلہ میں کمی، یوٹیلٹی نرخوں میں اضافے، اور وفاقی بجٹ مالی سال 20ء میں سبسڈیوں اور ٹیکسوں کو معقول بنانے کے باعث مہنگائی کے مستقل دباؤ کی وجہ سے یہ موقف ناگزیر تھا۔ مارکیٹ کی توقعات کے انتظام کے لیے، ایم پی سی نے پہلی بار اپنے بیان میں پیش بینی فراہم کی اور کہا کہ، "ماضی کے عدم توازن کی وجہ سے شرح سود اور شرح مبادلہ میں تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ آگے چل کر زری پالیسی کمیٹی آئندہ کے معاشی حالات اور اعداد و شمار کے مطابق اقدامات کرنے کے لیے بھی تیار رہے گی۔"

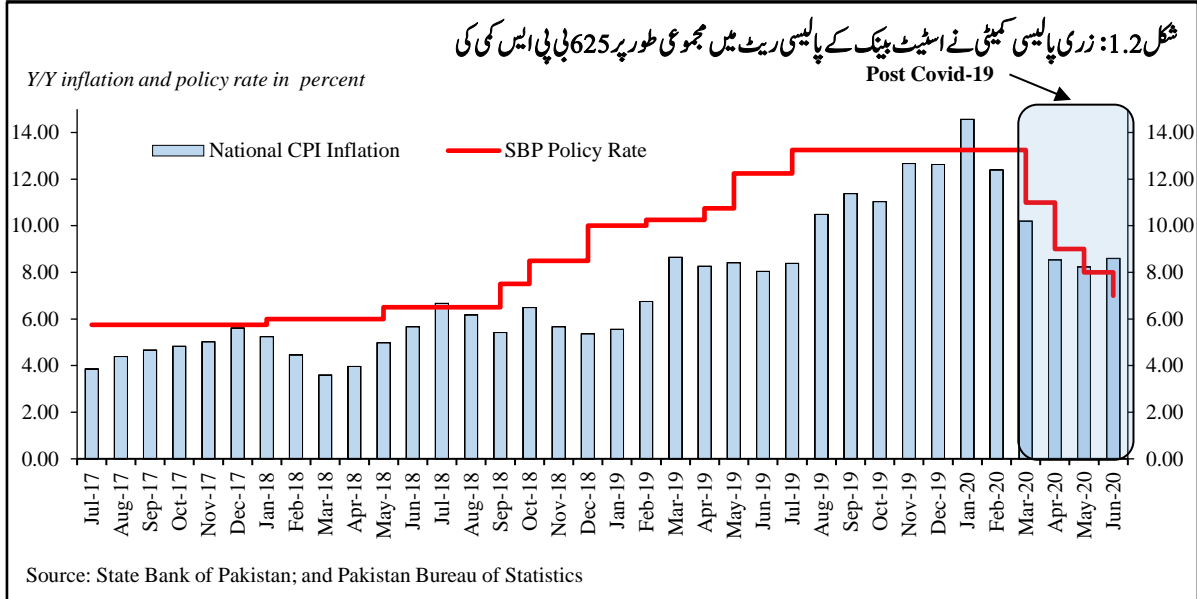
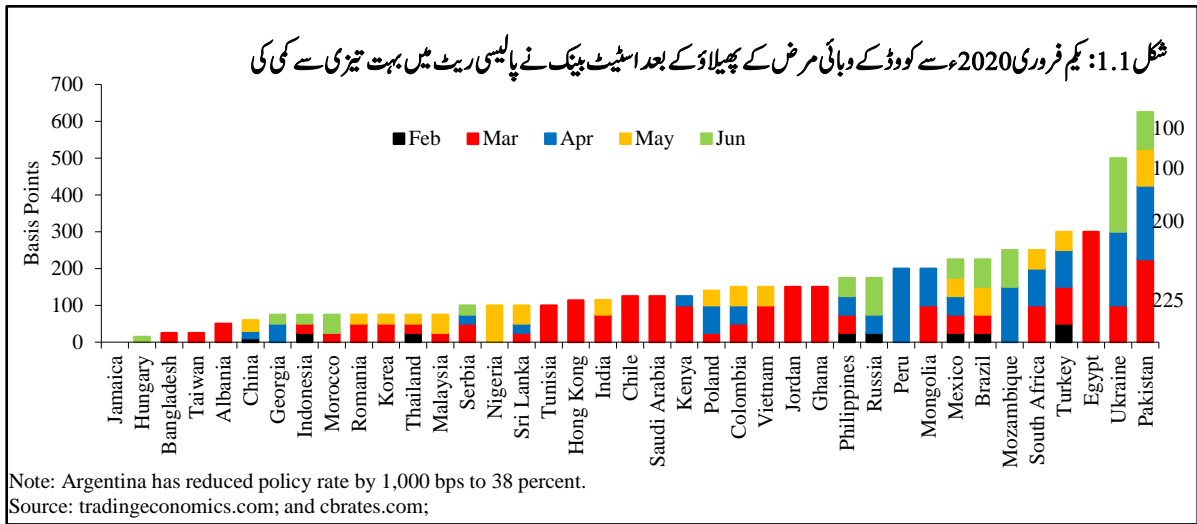
ازاں بعد، ستمبر 2019ء، نومبر 2019ء اور جنوری 2020ء میں منعقدہ زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں میں پالیسی ریٹ کو 13.25 فیصد پر برقرار رکھا گیا کیونکہ مہنگائی کے تخمینے اور سال کے لیے حقیقی اوسط مہنگائی 11 تا 12 فیصد کی حد میں رہی۔ مزید برآں، بین البینک مبادلہ منڈی دوران مدت مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے متعارف کروائے جانے سے خاصی ہم آہنگ ہو گئی تھی۔

مالیاتی یکجائی کے ساتھ ساتھ زری اور شرح مبادلہ کی پالیسیاں ملک کے مالیاتی اور بیرونی کھاتوں میں مستحکم بہتری، حقیقی معیشت کے احیا اور مثبت کاروباری و صارفی احساسات کی صورت میں رنگ لائیں۔ خاص طور پر، سال کے پہلے نو مہینوں (کووڈ 19 سے قبل کی مدت) کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ 73.1 فیصد کم ہو کر 2.8 ارب ڈالر رہ گیا؛ اور مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 3.8 فیصد تک محدود ہو گیا تھا جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 5 فیصد تھا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اوسطاً 11.5 فیصد رہی جو اس سال کی مہنگائی کی پیش گوئی کی حد سے ہم آہنگ تھی۔ برآمدات پر مبنی اور درآمدی مسابقتی صنعتوں میں اقتصادی سرگرمیوں میں بھی بتدریج بہتری دیکھنے میں آئی۔

تاہم، کووڈ 19 کی وبا کے پھیلاؤ اور اس کے بعد ہونے والے لاک ڈاؤن کے نتیجے میں اقتصادی منظر نامے میں ڈرامائی تبدیلی آئی۔ جدید معاشی تاریخ میں یہ منفرد نوعیت کا دھچکا تھا۔ اول، اس نے مختصر مدت کے دوران دنیا کے تقریباً تمام ممالک کو شکار کیا۔ دوم، مختلف درجوں کے لاک ڈاؤن کی وجہ سے طلب میں کمی آئی کیونکہ کھپت بنیادی طور پر بنیادی ضرورت کی اشیاء تک محدود ہو گئی۔ سوم، لاک ڈاؤن، نقل و حمل کی پابندیوں اور سرحدوں کی بندش سے رسد کا پہلو بھی متاثر ہوا، جس کے نتیجے میں بے روزگاری اور طویل مدتی رخصت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

اس منفرد نوعیت کے دھچکے سے نمٹنے کے لیے زری اور مالیاتی حکام دونوں کی جانب سے ایک منفرد پالیسی وضع کرنے کی ضرورت تھی۔ پاکستان کی معیشت پر کووڈ 19 کے مضر اثرات کا ادراک رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کاروباری اداروں اور گھرانوں کے تحفظ کے لیے غیر معمولی پالیسی اقدامات کا نفاذ کیا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے وضع کی گئی اس پالیسی نے مالی استحکام پر سمجھوتہ کیے بغیر شدید متاثرہ شعبوں کو فوری اور ہدفی مدد فراہم کی۔ اس امر کو، بالخصوص بیرونی شعبے میں، ساکھ اور پالیسی بفرز میں ہونے والے اضافے، جو مالی سال کے پہلے نو مہینوں میں حاصل کیے گئے تھے، کے ذریعے ممکن بنایا گیا۔

اسٹیٹ بینک کی پالیسی کی ایک اہم بات قلیل مدت کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 625 بیس پوائنٹس کی کمی تھی۔ ایم پی سی نے وسط مارچ سے جون 2020ء تک 15 اجلاس منعقد کیے جن میں پالیسی ریٹ کو 13.25 فیصد سے کم کر کے 7 فیصد کر دیا گیا۔ درحقیقت، اسٹیٹ بینک کی جانب سے پالیسی ریٹ میں کی جانے والی کمی دنیا بھر میں تیز ترین اور سب سے بڑی تھی (شکل 1.1 اور 1.2)۔ پالیسی ریٹ میں کمی کو قرضہ منڈی میں نوماکاری اسکیموں کے ذریعے کیے گئے متعدد ہدفی اور عارضی اقدامات سے تقویت ملی جنہوں نے گھرانوں اور کاروباری اداروں کو رقم کی آمد (cash flow) میں کافی حد تک مدد فراہم کی۔



1.1.1 پالیسی معاونت

پالیسی سازی کے مختلف اداروں میں ہم آہنگی کئی معاشی پالیسی سازی کا ایک اہم جزو ہے۔ لہذا، اسٹیٹ بینک نے مالی سال 20ء کے دوران قومی اور عالمی اداروں کے ساتھ قریبی رابطہ برقرار رکھا۔ بینک نے جولائی 2019ء میں 6 ارب ڈالر کی ایک 39 ماہ کی توسیعی فنڈ کی سہولت (Extended Fund Facility) کے معاہدے پر دستخط کے لیے حکومت پاکستان اور آئی ایم ایف کے مابین مذاکرات میں فعال کردار ادا کیا۔ پروگرام کے تحت پہلا جائزہ کامیابی کے ساتھ مکمل کیا گیا اور دوسرے جائزے کے لیے اقتصادی اور مالی پالیسیوں کی یادداشت (Memorandum of Economic and Financial Policies) پر عملے کی سطح کا معاہدہ طے پایا۔ پالیسی اقدامات کا مقصد معاشی استحکام کو مزید مضبوط کرنا اور ضروری ساختی اصلاحات پر عمل درآمد کو آسان بنانا تھا۔

اگرچہ کووڈ 19 کے پھیلاؤ کی وجہ سے دوسرا جائزہ روک دیا گیا، تاہم حکومت پاکستان نے وبائی امور سے متعلق غیر یقینی معاشی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے آئی ایم ایف کے ریپیڈ فنڈنگ انسٹرومنٹ کے تحت قرض کی درخواست کی۔ آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ نے 1.386 ارب ڈالر قرضے کی فراہمی کی منظوری دے دی۔ یہ اور اس کے ساتھ عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور ایشیائی انفراسٹرکچر سرمایہ کاری بینک کے ساتھ قریبی تعاون نے مالی سال 20ء کی آخری سہ ماہی کے دوران مزید قرضے کے حصول کی راہ ہموار کر دی۔

داخلی متعلقہ فریقوں (اسٹیک ہولڈرز) کے مابین پالیسی ہم آہنگی بھی اقتصادی پالیسی کی مجموعی حکمت عملی کا ایک اہم جزو رہا۔ پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران کی گئی زری سختی مالی استحکام کے لیے کی جانے والی حکومتی کوششوں سے ہم آہنگ تھی۔ اسی طرح، وفاقی بجٹ مالی سال 20ء میں مہنگائی کے 5 تا 7 فیصد کے وسط مدتی ہدف کی حد کے اعلان کا حکومتی فیصلہ قیمت میں استحکام برقرار رکھنے کے لیے ایک اہم اقدام تھا، جو زری پالیسی کا ایک کلیدی مقصد ہے۔ حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری، جو خسارے کی مالکاری کے دیگر ذرائع کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ مہنگائی کے اثرات کی حامل سمجھی جاتی ہے، پر پابندی کے ذریعے ان اقدامات کی تکمیل کی گئی۔ دوسرے فورمز کے ساتھ ساتھ زری اور زری پالیسیوں کے معاونتی بورڈ (Monetary and Fiscal Policies Coordination Board) نے کلیدی داخلی اسٹیک ہولڈرز کے مابین پالیسی اقدامات میں ہم آہنگی اور ان پر بحث و مباحثے میں مدد کی۔

1.1.2 موثر ابلاغ کے اقدامات

پالیسی کا ابلاغ

زری پالیسی کی اثر انگیزی کو اسی صورت میں یقینی بنایا جاسکتا ہے جب اس کے ساتھ ابلاغ کی عمدہ حکمت عملی بھی موجود ہو۔ اسٹیٹ بینک نے درج ذیل طریقے اپناتے ہوئے ابلاغ کو مزید بہتر بنایا:

- زری پالیسی بیان (ایم پی ایس) کی نو تشکیل: ایم پی ایس پالیسی کا ابلاغ کا ایک اہم ذریعہ ہے، جو ایم پی سی کے ہر اجلاس کے بعد جاری کیا جاتا ہے۔ صرف حقائق کے بیان اور پالیسی اعلان کے بجائے، جولائی 2019ء کے بعد سے ایم پی ایس کی تشکیل نو اس طرح کی گئی تھی کہ وہ مارکیٹ کی توقعات کو پورا کرتی ہے، متعلقہ فریقوں کو معاشی نتائج کے بارے میں معلومات فراہم کرے اور اہم امور پر بحث کرے۔

- محققین، تعلیمی اداروں اور پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے تعلق رکھنے والے افراد کے ساتھ سیشنز: زری پالیسی کے ہر باقاعدہ اجلاس کے بعد پالیسی کے پس منظر اور اس کے مضمرات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پہلی بار اسٹیٹ بینک کے باہر کام کرنے والے مارکیٹ کے محققین کے ساتھ تفصیلی سیشنوں کا آغاز کیا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے اعلیٰ عہدیداروں، جن میں گورنر، ڈپٹی گورنر اور ایگزیکٹو ڈائریکٹرز شامل ہیں، نے دیگر متعلقہ فریقوں بشمول پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا، کاروباری برادری، تعلیمی اداروں اور طلباء کے ساتھ متعدد بار ملے / بات چیت کی۔ ان رابطوں سے زری پالیسی کے موقف اور مارکیٹ کی توقعات کے حوالے سے مستقبل کی رہنمائی میں مدد ملی ہے۔

- کاروباری برادری کے ساتھ بات چیت: مہنگائی اور اقتصادی سرگرمیوں سمیت کلیدی کئی معاشی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کے لیے اسٹیٹ بینک کے گورنر، ڈپٹی گورنر اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں نے چیمبر آف کامرس کے نمائندوں، برآمد کنندگان، چھوٹے پیمانے کے اور دیگر کاروباری اداروں کے ساتھ باقاعدہ ملاقاتیں کیں۔ اس طرح کے رابطوں کا مقصد سرمایہ کاروں کے اعتماد کو فروغ دینا، متعلقہ فریقوں کی آرا کا حصول، اور پالیسی اقدامات کو وضع کرنا ہے تاکہ نجی شعبے کو درپیش دشواریوں سے نمٹنے کے لیے بہتر اقدامات کیے جاسکیں۔

1.1.3 زری پالیسی کی تشکیل کو تقویت دینا

اقتصادی ماڈل

مرکزی بینکوں کی پیش گوئی کی اہلیت زری پالیسی کی اثر انگیزی کے کلیدی اقدامات میں سے ایک ہے۔ ڈائنامک اسٹوکسٹک جنرل ایکنومکس (ڈی ایس جی ای) اور فورکاسٹنگ اور پالیسی اینالیسیز سسٹم (ایف پی اے ایس) ماڈل کئی معاشی متغیرات کی مستقبل کی راہ کی پیش گوئی کرنے اور پالیسی منظر نامے کے تجزیے کے لیے مؤثر ترین آلات ہیں۔ ماڈل کی پیش گوئی کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے، اسٹیٹ بینک کے اسٹاف نے مالی سال 20ء کے دوران، بالخصوص پاکستان کی معیشت سے متعلق نئی خصوصیات شامل کرتے ہوئے ڈی ایس جی ای اور ایف پی اے ایس ماڈل میں مزید توسیع کی ہے۔

صارف اشاریہ قیمت (سی پی آئی) کے وضع کردہ نئے معیارات اور متعارف کروائے گئے شہری اور دیہی اشاریوں کی روشنی میں ایف پی اے ایس ماڈل کے مجموعی رسدی بلاک میں نظر ثانی کی گئی ہے۔ پالیسی سازی کے حوالے سے لیے مانیٹری آپریشن کمیٹی (ایم اوس) اور مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کو باقاعدگی سے معلومات فراہم کرنے کے لیے نظر ثانی شدہ ماڈل کو بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

ایف پی اے ایس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک کے اسٹاف نے اپنے پیش گوئی کے اظہار یوں کے ساتھ ساتھ اہم اقتصادی روابط کی تفہیم کے لیے اپنے دیگر ایکونومک میٹرک ماڈل کو بھی بہتر اور اپ ڈیٹ کیا۔ یہ ماڈل زری پالیسی کی تشکیل کے لیے بھی اہم ان پٹ فراہم کرتے ہیں۔

رجحانات اور پیش رفتیں

ایم پی سی کو اپنی پالیسی پر تبادلہ خیال کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک کا اسٹاف معاشی پیش رفتوں کا ایک وسیع تجزیاتی بیان تیار کرتا ہے اور اسے ایم پی سی کے ہر اجلاس میں پیش کرتا ہے۔ اس بنیادی مواد میں ابھرتے ہوئے معاشی رجحانات پر اعلیٰ معیار کی اور جدید تحقیق، مکمل کئی معاشی فریم ورک اور کلیدی اظہار یوں کی پیش گوئی شامل ہے۔ اس کا مقصد ایم پی سی کے ارکان کو تمام تر دستیاب اور موجود معلومات فراہم کرنا ہے، جو بشمول حقیقی، بیرونی، زری اور مالی شعبوں کے، معیشت کے تمام متعلقہ حصوں کا احاطہ کرتی ہوں۔

تصورات کے سروے

زری پالیسی تشکیل دینے کا ایک اور اہم ان پٹ معاشی حالات کے بارے میں مختلف عاملین کا ادراک ہے۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے صارفین، کاروباری اداروں اور بینکاری پیشہ ور افراد کے تاثرات جمع کیے جاتے ہیں، تاہم، مالی سال 20ء کے دوران پیشہ ورانہ پیش گوئی کرنے والوں کا ایک نیا سروے بھی اسٹیٹ بینک کے تصورات کے سروے کے سیٹ میں شامل کیا گیا تھا۔

کووڈ 19 وبا کے پھیلاؤ کے باوجود اسٹیٹ بینک نے اپنی سروے کی سرگرمی جاری رکھی، اور اس کے ساتھ ہی اپنے تمام سرویز میں طرز زندگی اور کاروباری حالات پر وبائی امراض کے اثرات کے حوالے سے جواب دہندگان کی رائے کے بارے میں بھی سوالات شامل کیے گئے۔

زری پالیسی کے نفاذ کے فریم ورک میں تبدیلی۔ غیر متشکل شرح سود راہداری پر منتقلی

25 مئی، 2015ء میں، اسٹیٹ بینک نے اپنے زری پالیسی موقف کی تائید اور زری پالیسی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک بہتر شرح سود راہداری (آئی آر سی) فریم ورک متعارف کرایا۔ اس وقت، پالیسی شرح غیر متشکل طور پر 50 بیسیس پوائنٹ ایس بی پی معکوس ریپو (بالائی) ریٹ سے نیچے اور 150 بیسیس پوائنٹ ایس بی پی ریپو (زیریں) ریٹ (مع 200 بیسیس پوائنٹس آئی آر سی) مقرر کی گئی تھی۔

مارچ 2020ء میں، اسٹیٹ بینک نے بالائی اور زیریں ریٹ یعنی بالائی / زیریں + / - 100 بی پی ایس کے مابین غیر متشکل ایس بی پی پالیسی ریٹ کے ساتھ متشکل آئی آر سی فریم ورک کو اپناتے ہوئے اپنے آئی آر سی فریم ورک میں ترمیم کی۔ فریم ورک میں یہ نظر ثانی آئی آر سی فریم ورک کو بین الاقوامی بہترین طریقوں سے ہم آہنگ کرتی ہے، کیونکہ بیشتر ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں (جیسے آسٹریلیا، جنوبی کوریا، ملائیشیا، تھائی لینڈ، ترکی وغیرہ) میں متشکل راہداری فریم ورک موجود ہے۔

قبل ازیں، چونکہ بالائی شرح پالیسی ریٹ سے 50 بی پی ایس زائد اور زیریں شرح سے 150 بی پی ایس سے نیچے تھی، لہذا بینکوں کے لیے زیریں شرح کے مقابلے میں بالائی شرح قدرے بہتر تھی، چنانچہ، اضافی فنڈز کے مقابلے میں مطلوبہ ذخائر پر فنڈز میں کمی کا نقصان پست تھا۔ متشکل آئی آر سی فریم ورک نے اس مسئلے کو حل کیا اور بینکوں کی جانب سے ان کے غیر مستعد یا غیر مؤثر ذخائر / کیش کے بہاؤ کے انتظام کی صورت میں بالائی یا زیریں سہولتوں کے جرمانے کی شرحوں پر نقصانات / لاگت کو ہموار / متوازن کر دیا۔ اس سے بینکوں کو مارکیٹ کے ذریعے اپنے انتظام سیالیت کو بہتر بنانے اور بالائی اور زیریں دونوں سہولتوں پر انحصار کم کرنے کی ترغیب ملنا چاہیے۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے تسلیک قرض کا خاتمہ

قبل ازیں، جب کبھی ضرورت ہوتی حکومت پاکستان اسٹیٹ بینک سے قرض لیتی تھی۔ اسٹیٹ بینک سے یہ قرض گیری انتہائی مہنگی پڑتی، جو زری پالیسی کے نفاذ کو کمزور کر دیتی اور اسٹیٹ بینک کے لیے مہنگائی کی توقعات کا انتظام مشکل بنا دیتی۔ قرض کی تسلیک کا خاتمہ مالیاتی منتظمین کو انتظام قرض کی پالیسیوں اور طریقہ کار کو بہتر بنانے، حکومت پاکستان کے فنڈز کے مؤثر انتظام اور انتہائی ضروری مالیاتی اصلاحات کو اپنانے کی بھی ترغیب دے گا۔

جولائی 2019ء کے بعد سے، حکومت پاکستان کے اسٹیٹ بینک سے نئے قرضے نہ لینے کو یقینی بنانے کے لیے طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان کے مرکزی بینک سے لیے جانے والے ان قرضوں کے خاتمے کے نتیجے میں متعدد فوائد حاصل ہوئے ہیں، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- بہتر مالیاتی نظم و نسق: مالیاتی نظم و ضبط کی حوصلہ افزائی کی گئی اور پاکستان میں مالیاتی اصلاحات کی رفتار بڑھی۔
- نقد قرضوں کے بہاؤ کی بہتر پیہنگوئی اور انتظام: حکومت پاکستان کے فنڈز کے انتظام اور نقد قرضوں کے بہاؤ کی پیہنگوئی میں بہتری کے ساتھ انتظام قرض کے طریقوں کو مضبوط بنانے کے لیے مالیاتی اور قرض کے منتظمین کے لیے مراعات پیدا کی گئیں۔
- اسٹیٹ بینک کی خود مختاری کو تقویت: ملک کے اداروں کو مضبوط بنانے کی حکومتی ترجیح کے مطابق زری پالیسی کی مزید ادارہ بندی میں مدد۔
- مہنگائی کی توقعات کے استحکام اور مہنگائی کے انتظام کی اسٹیٹ بینک کی بہتر اہلیت

منڈی پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام

مئی 2019ء کے بعد سے، پاکستان نے ایک لچکدار، منڈی کی جانب سے طے کردہ شرح مبادلہ کا نظام اپنایا ہے۔ بین البینک بازار مبادلہ منڈی پر مبنی شرح مبادلہ سے پوری طرح ہم آہنگ ہو گیا ہے۔ لچکدار، منڈی کی جانب سے طے کردہ شرح مبادلہ کے نظام کو اپنانا بین الاقوامی بہترین طریق کار کے مطابق ہے۔ بنیادی اصولوں کی بہتر عکاسی کرنے والی لچکدار شرح مبادلہ، بیرونی دھچکوں کے خلاف بفر کے طور پر کام کرتی ہے اور، مع دیگر پالیسی اقدامات اس نے، مالی سال 20ء میں جاری کھاتوں کے خسارے کو نمایاں طور پر کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ لچکدار شرح مبادلہ مالی منڈیوں کے کام کو مزید تقویت دے گی اور معیشت میں وسائل کی بہتر تقسیم میں مدد دے گی۔

گذشتہ دو برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے استحکام کے اقدامات اور لچکدار شرح مبادلہ کے نظام کو اپنانے کے نتیجے میں، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر نے مالی سال 20ء کے دوران مستحکم نمبر برقرار رکھی ہے۔ جون 2020ء کے اختتام پر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 4.8 ارب ڈالر کے اضافے 12.1 ارب ڈالر ہو گئے جو اختتام جون 2019ء پر 7.3 ارب ڈالر تھے۔

1.2 زر اور قرضہ منڈی

مالی سال 20ء کے دوران درج ذیل اہم اقدامات کیے گئے:

1.2.1 رواں شرح پی آئی بیز کی نیلامی دوبارہ کھولنا اور ایس ایل آر کے لیے حد کا خاتمہ

اسٹیٹ بینک نے وزارت خزانہ کے تعاون سے رواں شرح پی آئی بیز (ایف پی آئی بیز) کے موجودہ اجراء کی نیلامیوں کو دوبارہ کھولنے کے لیے ایک طریقہ کار متعارف کرایا۔ اس سے قبل نیلامیوں کے دوبارہ نہ کھولے جانے کی وجہ سے، ایف پی آئی بیز کا ہر اجراء ایک الگ تمسک ہو گا جو منڈی کے انشقاق اور پست سیالیت پر منتج ہو گا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے ایف پی آئی بیز پر ایس ایل آر کی اہلیت کی حد بھی ختم کر دی۔ قبل ازیں، بینکوں اور ڈی ایف آیز کے لیے بالترتیب ایف پی آئی بیز 15 فیصد کی حد تک اور مجموعی واجبات 5 فیصد (ایس ایل آر سے مشروط) پر ایس ایل آر عائد کیا جاسکتا تھا۔ دوبارہ کھولنے پر ہونے والی نیلامیوں کے ذریعے پی آئی بیز کے اجراء پر ایس ایل آر کی اہلیت پر حد ختم کرنے کے سے پی آئی بیز کی نیلامی اور ثانوی بازار کی سیالیت سے منڈی کی شراکت میں بہتری آئی۔

1.2.2 پی آئی بیز کی ہولڈنگ کی حد کو معقول بنانا

پی آئی بیز (ایک سال سے زائد عرصیت کے حامل) کے اجراء کے لیے ہولڈنگ کی حد قبل ازیں جاری کی گئی یا ہدفی پست رقم سے منسلک تھی۔ حکومت کی جانب سے ہدف سے کم رقم قبول کی جانے کی صورت میں، جاری کردہ رقم کے ساتھ ہولڈنگ کی حد کا تعلق بینکوں کی پی آئی بیز کی نیلامی میں شرکت میں رکاوٹ بن رہا تھا۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے قواعد میں ترمیم کر کے ہولڈنگ کی حد ہدفی رقم یا جاری کردہ رقم سے زائد کر دی۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے رواں شرح پی آئی بیز کے لیے ہولڈنگ کی حد بھی ختم کر دی۔ اس سے طویل مدتی وثیقوں کی نیلامی میں مارکیٹ کی شراکت کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

1.2.3 ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی قومی بچت اسکیموں میں شرکت پر پابندی

قبل ازیں، پراویڈنٹ، پنشن، گریجویٹ اور زائد العمری کے فنڈز کا انتظام کرنے والے اداروں کو قومی بچت اسکیموں کے ساتھ ساتھ قابل فروخت حکومتی تمسکات (یعنی ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز) میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت تھی۔ تاہم، اس کا نتیجہ مندرجہ ذیل مسائل کی صورت میں نکلا:

- چونکہ قومی بچت اسکیموں کے آلات تمام سرمایہ کاروں کو عرصیت سے قبل کسی بھی وقت آلے کو منڈی کی موجودہ یافتوں سے غیر منسلک قیمت پر فروخت کرنے کا اختیار فراہم کرتے ہیں (یعنی مفت 'put' آپشن)، لہذا مالی سمجھ بوجھ والے ادارہ جاتی سرمایہ کار اپنی سرمایہ کاریوں کی قومی بچت اسکیموں سے قابل فروخت حکومتی تمسکات (مثلاً پی آئی بیز) میں منتقلی کے ذریعے ثالثی کے مواقع سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ حکومت پاکستان کی جانب سے بلند سودی ادائیگیوں پر منتج ہوا۔

- یہ ادارہ جاتی سرمایہ کار اور سمجھ بوجھ رکھنے والے سرمایہ کار بڑی تعداد میں ہیں جن میں نمایاں سیالیت اور مسابقت کو شامل کرنے کی بڑی صلاحیت ہے جس سے حکومت پاکستان کے قابل فروخت تمسکات، بالخصوص بہت پرانے پی آئی بیز کے سرمایہ کاروں کی اساس کو متنوع بنانے میں مدد ملے گی۔

اس کے مطابق، جون 2020ء میں اسٹیٹ بینک کی سفارش پر حکومت پاکستان نے، قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی شرکت کو محدود کر دیا۔ اس اقدام سے حکومت پاکستان کی قرض گیری لاگت میں کمی آئے گی، قابل فروخت سرکاری تمسکات کی منڈی کی سیالیت میں اضافہ ہوگا، مارکیٹ کے نکلروں میں بٹنے میں کمی آئے گی اور حکومت پاکستان کو خصوصی بچت مصنوعات (سیونگ پراڈکٹس) متعارف کروائیں گے جو چھوٹے سرمایہ کاروں کی بچت کی ضروریات کے مطابق ہیں۔

1.2.4 غیر مقیم سرمایہ کاروں کی طویل مدتی قرضہ تمسکات میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے ٹیکس کے نظام کو سادہ بنانا

دسمبر 2019ء کے دوران، فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے پاکستان میں قرضوں کے آلات اور سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے والی غیر مقیم کمپنیوں کے لیے ٹیکس نظام کو آسان بنانے کے حوالے سے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء میں ترمیم کا نوٹیفیکیشن جاری کیا۔ اس کا مقصد ہماری سرمایہ منڈیوں کی گہرائی میں اضافہ کرنا، روپے کی طویل مدتی مالکاری کے ذرائع کی دستیابی میں مدد، مقامی کرنسی کی قرضہ منڈی میں مسابقت کی حمایت اور حکومت کے لیے فنڈنگ کے وسائل کو متنوع بنانا ہے۔

1.2.5 متعلقہ فریقوں کے ساتھ عالمی معاہدات پر دستخط

بین الاقوامی مالی منڈیوں میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے اسٹیٹ بینک نے بعض ہم منصبوں کے ساتھ بین الاقوامی معاہدوں پر دستخط کیے۔ "سوفٹ" کو مضبوط بنانے کے حوالے سے دو اہم جائزے کیے گئے۔ اول، اسٹیٹ بینک کے سوفٹ کے بنیادی ڈھانچے کی سیکورٹی کے خطرات کا پتہ لگانے اور غیر مجاز سرگرمیوں کو روکنے کے لیے اس کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لیے؛ سوفٹ انفراسٹرکچر سیکورٹی ریویو (ایس آئی ایس آر) مکمل کیا گیا۔ ایس آئی ایس آر، جو بنیادی طور پر تکنیکی پہلو پر مرکوز ہے، کے متوازی "آپریشنل ایکسیلنس ریویو" کے ذریعے کاروباری پہلو کے استحکام کا بھی جائزہ لیا گیا۔ جیسا کہ میسرز سوفٹ بلجیم کے کسٹمر سیکورٹی پروگرام (سی ایس پی) کے تحت لازمی ہے، کسٹمر سیکورٹی کنٹرول فریم ورک (سی ایس سی ایف) ورژن 2019ء کے تحت 19 لازمی اور 10 مشاورتی کنٹرول نافذ کیے گئے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے پانچ کمرشل بینکوں میں مروجہ ملکی سوفٹ کے کاروباری طریقوں کا احاطہ کرنے والے ایک تقابلی مطالعے کا انعقاد کیا تاکہ پاکستان میں کمرشل بینکوں کو میسرز سوفٹ بلجیم کے سی ایس سی ایف میں طے شدہ رہنما خطوط پر عمل درآمد کے ضمن میں سہولت فراہم کی جائے۔

1.3 زری مبادلہ کے ذخائر کا انتظام

مالی سال 20ء کو دو میسر مختلف مساوی حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلی ششماہی کا کالی پس منظر مسلسل عالمی توسیع، مہنگائی پر کنٹرول، روزگار کے بلند مواقع اور انتہائی ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں کے لیے معاون مرکزی بینکوں پر مشتمل تھا۔ اگرچہ توقع سے زیادہ طول پکڑنے والے بریگزٹ مذاکرات اور امریکہ اور چین کے مابین بڑھتی ہوئی تجارتی کشیدگی کے باعث حالیہ برسوں کے مقابلے میں زیادہ تر غیر یقینی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا، عالمی معیشت مستقل لیکن معتدل رفتار سے ترقی کرتی رہی۔ پہلی ششماہی چین میں کورونا کے ابتدائی کیسز کی رپورٹنگ کے ساتھ ختم ہوئی۔

چونکہ دوسری ششماہی میں کووڈ 19 کے کیسز میں تیزی سے اضافہ ہوا، دنیا بھر کی حکومتوں نے ضروری سماجی فاصلے اور لاک ڈاؤن کی پالیسیوں پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ ان پالیسیوں کا معاشی اثر بہت نمایاں تھا کیونکہ بہت سے کاروباری اداروں کو لاک ڈاؤن پر مجبور ہونا پڑا۔ ریٹیل، سفر و سیاحت جیسے کچھ شعبے بالخصوص بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ اس کا اثر حقیقی شعبے تک ہی محدود نہیں رہا، کیوں کہ لاک ڈاؤن کے مکمل اثرات اور نمو کو بڑھتے ہوئے خطرات سے دوچار غیر یقینی صورت حال نے خطرے سے دوری کے جذبات کو پیدا کیا، جس سے کریڈٹ کی روانی میں بری طرح سے خلل پڑا اور نتیجتاً نظام کو دو گنا جھٹکا لگا، کیونکہ حقیقی اور مالی منڈیوں دونوں میں جمود آنا شروع ہو گیا۔ اس کے ممکنہ نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے، پالیسی سازوں نے متاثرہ شعبوں کی اعانت کے لیے مالیاتی، زری اور مالی منڈی میں خاصے وسیع البنیاد نیز ہدفی اقدامات کو فوری طور پر نافذ کیا۔ نظام کی مستحکم منڈیوں میں سیالیت کی بڑی مقدار داخل کی گئی، تاہم اس سے خطرات بھی بڑھ گئے کیونکہ مرکزی بینک کی فرد واصلات (بیلنس شیٹ)، جو عالمی مالیاتی بحران کے پچھلے ردعمل سے پہلے ہی اپنی سطح سے زائد تھیں، بہت زیادہ بڑھ گئیں۔ توقع ہے کہ بتدریج عالمی بحالی آئے گی جبکہ پالیسی کی شرحیں طویل مدت تک پست رہنے کی امید ہے کیونکہ مرکزی بینک کووڈ 19 وبائی مرض کے اثرات کو کم کرنے کے لیے پوری زری اعانت فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں۔

مالی سال 20ء کے دوران، اسٹیٹ بینک کے ذریعہ مبادلہ کے ذخائر کی صورتِ حال نمایاں بہتری کے ساتھ سال کے اختتام تک 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جس میں گذشتہ سال کی سطح کے مقابلے میں تقریباً 4.8 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ تجارتی توازن میں بہتری، اب تک کی بلند ترین ترسیلات زر اور بین الاقوامی مالی اداروں سے آنے والی غیر ملکی کرنسی سے ہوا۔ بیشتر روایتی انتظام زر کی منڈیوں میں کم یافت کے ماحول کے پیش نظر، ذخائر کے آمیزے کو قابل خطر پیرا میٹرز کے تحت رکھتے ہوئے سرمایہ کاری کے مواقع میں قدر اضافی سے فائدہ اٹھانے کے لیے دوبارہ ترتیب گیا تھا۔ تیل کی سازگار قیمتوں کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک نے زر مبادلہ کے ذخائر کے منظر نامے کے بارے میں ایک مثبت نقطہ نظر برقرار رکھا ہے، اگرچہ کووڈ 19 سے مشروط خطرات برقرار ہیں۔ مستقبل میں، انتظام ذخائر کا عمل نئی منڈیوں اور اثاثوں کے درجات کو ذخائر کے آمیزے میں شامل کر کے ملکی استعداد کو مزید بڑھانے، کسی بھی نئے خطرے کی قسم کی تشکیل اور جائزے، نیز تحفظ، سیالیت اور موافق منافعوں کے وسیع سرمایہ کاری رہنما خطوط کے تحت یافت بڑھانے والی سرمایہ کاری پالیسیوں کی تیاری کے ذریعے بہتر بنایا جائے گا۔

1.4 ترسیلات زر اور دیگر اقدامات

مالی سال 20ء میں گذشتہ چار مہینوں کے دوران غیر معمولی کووڈ 19 وبائی مرض، جس سے پاکستان اور ترسیلات زر بھیجنے والے تمام ممالک متاثر ہوئے تھے، کے باوجود ترسیلات زر 23.12 ارب ڈالر (6.4 فیصد کا اضافہ) کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 19ء میں یہ 21.74 ارب ڈالر تھیں۔ ترسیلات زر میں اضافہ بنیادی طور پر معاونتی حکومتی پالیسیوں، اسٹیٹ بینک اور پاکستان ترسیلات زر انیٹیوٹی (پی آر آئی) کی سرگرم حکمت عملی اور اسٹیٹ بینک / پی آر آئی کی حکمت عملی کو نافذ کرنے کے لیے بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں (ای سی) کا مثبت رد عمل ہے۔ روایتی چینلز کے ذریعہ ترسیلات زر کو بڑھانے کے لیے مالی سال 20ء کے دوران اٹھائے گئے کچھ اہم اقدامات کا مختصر جائزہ حسب ذیل ہے:

- مالی سال 18ء کے دوران حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ہوم ریڈی ٹینس اسکیم کی مارکیٹنگ کے لیے کارکردگی پر مبنی ترقیبی اسکیم کی تیاری، جس میں مالی سال 20ء کے دوران ضروری ترامیم کے ذریعے توسیع کی گئی ہے۔ اس سے صنعت میں بلند اساس کے حامل بڑے فریقوں کو پاکستان میں ترسیلات زر بھیجنے کے لیے ان کی کوشش کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔
- پاکستان میں ترسیلات زر وصول کرنے کی موجودہ سہولتوں کے بارے میں عام لوگوں میں شعور بیدار کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر سرکاری مارکیٹنگ مہم برائے ملکی ترسیلات زر کا آغاز۔ ان اقدامات سے باضابطہ چینلز پر عوام کے اعتماد کو بڑھانے میں مدد ملی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ترسیلات زر کے لیے باضابطہ چینلز کا استعمال کریں۔
- ملکی ترسیلات زر پر ٹی ٹی چارجز کی ادائیگی کے طور پر چھوٹے ترسیل دہندگان کی معاونت کے لیے، 15 اپریل 2020ء سے قابل اطلاق - / 100 ڈالر یا اس سے زائد (قبل ازیں یہ حد 200 ڈالر تھی) کے تمام لین دین کے لیے - / 20 ایس اے آر کی یکساں شرح کا نفاذ، جو کہ اس امر سے مشروط ہے کہ ترسیل دہندگان اور استفادہ کنندگان سے ترسیلات زر کے لین دین پر کوئی ترسیلی فیس یا کوئی دوسرے معاوضے وصول نہیں کیے گئے ہیں۔
- بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو مزید سہولت فراہم کرنے کے لیے بینکوں کی اپنی موجودہ / نئی ملکی ترسیلات زر ایجنسی کے اختیارات کے تحت غیر ملکی نمائندہ اداروں کے ذریعے بزنس ٹوکسٹر (بی ٹوسی) اور کسٹمر ٹوکسٹر (سی ٹوبی) لین دین کی اجازت دینا۔
- پاکستان پوسٹ آفس (پی پی او) کی فراہمی کے نیٹ ورک کو 240 مقامات سے بڑھا کر اضافی 500 مقامات تک کی منظوری۔ پی پی او نے ذیلی ایجنٹ کا درجہ حاصل کرنے کے بعد اپنے پوسٹ آفسوں کے ذریعہ 22 جون 2019ء سے این بی پی کے ذریعے حاصل کردہ ترسیلات زر کی ادائیگی بھی شروع کر دی ہے۔

زری پالیسی کی اثر انگیزی میں اضافہ کرنا

- وزارت اور سیز پاکستانیز اینڈ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ (ایم او پی اور ایچ آر ڈی) کے ساتھ کام، جس نے مطلوبہ تارکین وطن کارکن اور اس کے خاندان کے کم سے کم ایک فرد کے ایک فعال بینک اکاؤنٹ کی لازمی شرط کو متعارف کراتے ہوئے مکمل تارکین وطن کارکنوں کے قواعد میں ترمیم کی۔

1.4.1 کاروبار کرنے میں آسانی

- صنعت کے لیے کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد ضوابطی اقدامات کیے تاکہ سرحد پار تجارت اور سرمایہ کاری میں سہولت دی جاسکے۔ کلیدی اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:
- ایشیائی اور صنعت سے منسلک افراد اور خام مال، اسپینر پارٹ اور مشینری کے کمرشل درآمد کنندگان کے لیے پیشگی ادائیگی کی حد کو 10 ہزار ڈالر سے بڑھا کر 25 ہزار ڈالر کرنا۔
- پلانٹ، مشینری، خام مال اور اسپینر پارٹس کی درآمد کے لیے ایشیائی ممالک کے لیے ایل سی کی مالیت کے 50 فیصد سے 100 فیصد تک لیٹر آف کریڈٹ (ایل سی) پر درآمدات کے لیے پیشگی ادائیگی کی حد میں اضافہ۔
- چھوٹے اور درمیانے ایشیائی ممالک کو سہولت فراہم کرنے کے لیے کمرشل درآمد کنندگان کو اوپن اکاؤنٹ کی بنیاد پر درآمد میں توسیع دینا، جو اپنے چھوٹے حجم کے کاروبار کی ضروریات کی وجہ سے براہ راست درآمدات کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ پہلے یہ سہولت صرف خام مال اور اسپینر پارٹس کی درآمد کے لیے ایشیائی ممالک اور صنعت کاروں تک ہی محدود تھی۔
- ساؤنڈ ٹریڈ ریکارڈ اور کارکردگی کی تاریخ کے حامل درآمد کنندگان کو اجازت دینا کہ وہ شپنگ دستاویزات تیار کر سکیں اور درآمد کنندگان کو براہ راست بھیج سکیں۔ اس سے درآمد کنندگان مسابقتی رہیں گے اور انہیں بین الاقوامی خریداروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل بنایا جاسکے گا۔
- بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو دور دراز سے غیر مقیم پاکستانی روپیہ اکاؤنٹ کھولنے کی اجازت دینا۔ اکاؤنٹ کو تمام ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعہ چلایا جاسکتا ہے اور ان اکاؤنٹس کی رقم مکمل طور پر قابل واپسی ہیں۔ مزید برآں، سرکاری قرضوں کے تمسکات اور ان اکاؤنٹس کو برقرار رکھنے والے بینکوں کی میعاد کی ڈپازٹ اسکیموں میں بھی اس اکاؤنٹ سے سرمایہ کاری کی اجازت دی گئی ہے۔
- بیرون ملک افراد کی جانب سے مقیم افراد کی خدمات کے حصول پر بینکوں کو بغیر کسی ضوابطی منظوری کے سالانہ 10 ہزار ڈالر تک کی رقم ترسیل کرنے کی اجازت۔ 10 ہزار ڈالر سے زیادہ کی ادائیگیوں کے لیے، بینک شعبہ زرمبادلہ امور، ایس بی پی بی ایس سی میں اندراج کے بعد کسی اضافی ضوابطی منظوری کے بغیر اپنے بنیادی معاہدے کے مطابق میعاد کی ادائیگیوں کی ترسیل کر سکتے ہیں۔
- بینکوں کو مقامی اداروں کے بیرون ملک سے پراجیکٹ، جاری سرمائے اور تجارتی مالیات کے مقصد سے لیے جانے والے بیشتر عام نوعیت کے فارن کرنسی (ایف سی وائے) قرضوں کی رجسٹریشن کرنا۔

- انضباطی منظوری کا نظام (آر اے ایس) متعارف کرایا گیا، جو بینکوں کے لیے اپنے صارفین کی جانب سے کیسز جمع کروانے اور ضوابطی فیصلے لینے کے لیے ایک آن لائن پلیٹ فارم ہے۔ اس نظام نے صارفین کو زرمبادلہ سے متعلق درخواستوں کی حیثیت کے بارے میں جاننے کے لیے مجموعی شفافیت کو بہتر بنایا۔
- زرمبادلہ کے قواعد و ضوابط، متعلقہ اطلاعات، ایف ای سرکلرز اور سرکلریٹرز کو شامل کر کے فارن ایکسچینج مینوئل اور مبادلہ کمپنیوں کے مینوئل پر نظر ثانی اور تازہ کاری۔ تمام متعلقہ فریقوں کی سہولت کے لیے یہ مینوئلز اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

1.4.2 ای کامرس

ای کامرس کی تجارت کچھ عرصے سے ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر ہو رہی ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں کے دوران، یہ رجحان تیزی سے ابھر رہا ہے، بالخصوص وبائی مرض کے دوران اس میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔

اسی طرح، اسٹیٹ بینک نے سرحد پاربی سی ای کامرس برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے ایک ضوابطی فریم ورک تیار کیا۔ اس سے نہ صرف پہلے سے موجود کاروباری اداروں کو مدد ملے گی بلکہ نئے کاروباری اداروں کو بھی ای کامرس پلیٹ فارم کے ذریعے عالمی صارفین تک رسائی حاصل ہوگی۔ مزید برآں، اس فریم ورک کا مقصد ای کامرس برآمدات کو باضابطہ چینل میں لانا ہے جہاں برآمدات کی آمدنی کو باضابطہ طور پر برآمدات تسلیم کیا جائے گا اور ملک کے توازن ادائیگی کے اعداد و شمار میں ظاہر ہوگا، جس سے ملک کی تجارت اور جاری کھاتے کے توازن میں بہتری آئے گی۔

ویبک سسٹم میں ضروری تبدیلیوں کے نفاذ کے لیے فریم ورک کا پاکستان کسٹمز کے ساتھ اشتراک کیا گیا ہے، جس کے بعد اسے نافذ کیا جائے گا۔

1.4.3 فیٹف ایکشن پلان اور پاکستان کا باہمی جائزہ

پاکستان بیک وقت فیٹف ایکشن پلان اور باہمی جائزے سے گزر رہا ہے۔ بین الاقوامی اے ایم ایل سی ایف ٹی معیارات اور تقاضوں کی تعمیل کے لیے اعلیٰ سطح پر حکومت پاکستان کی مکمل وابستگی سے ہم آہنگ، اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں اے ایم ایل سی ایف ٹی کے نظام کو مزید تقویت دی۔ زرمبادلہ اور مبادلہ کمپنیوں کے شعبے میں اس سلسلے میں اٹھائے گئے اہم اقدامات ذیل میں پیش کیے گئے ہیں:

- فروری 2020ء کے دوران فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1947ء میں ترمیم کی گئی ہے۔ ان ترمیم کا مقصد غیر قانونی رقم / قیمت کے تبادلے اور منتقلی کو روکنے کے لیے قانون کو مزید طاقتور بنانا ہے۔ ان ترمیم نے ایف ای آر اے کی خلاف ورزی کو مستقل طور پر قابل شناخت اور ناقابل ضمانت بنایا ہے جس کے تحت سزاؤں میں اضافہ کیا گیا ہے اور 6 ماہ سے ایک سال کے اندر مقدمات نمٹائے جاتے ہیں۔
- دہشت گردی اور اس کے پھیلاؤ کی مالی معاونت کی روک تھام کے لیے ہدفی مالی پابندیوں کے حوالے سے مبادلہ کمپنیوں کے لیے تفصیلی ہدایات جاری کی گئیں، تاکہ اقوام متحدہ (سیکیورٹی کونسل) ایکٹ 1948ء اور انسداد دہشت گردی ایکٹ (اے ٹی اے)، 1997ء کے مطابق حکومت پاکستان کے قانونی ضوابطی احکامات اور اطلاعات کی مکمل تعمیل کو یقینی بنائیں۔
- اے ایم ایل سی ایف ٹی کے ضوابط کو فیٹف کی سفارشات سے ہم آہنگ کر کے متعلقہ ہدایات کی وضاحت کرتے ہوئے مبادلہ کمپنیوں کے لیے تفصیلی ہدایات جاری کی گئیں جس میں مبنی برخطر طریقوں پر خصوصی زور بھی دیا گیا۔

• 'تجارتی بنیادوں پر منی لانڈرنگ' کے انسداد کے لیے بینکوں کو تفصیلی ہدایات جاری کیں۔

• بلند خطرے کے حامل مختلف جغرافیائی مقامات پر باضابطہ اداروں کے لیے تربیتی اور آگاہی سیشن تیار اور منعقد کیے گئے۔ باضابطہ اداروں نے بھی پاکستان بھر میں سیکڑوں تربیتی پروگرام انجام دیے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے بھی مخصوص استعداد کاری کے سیشنوں کا اہتمام کیا گیا۔

• غیر قانونی رقم یا ویلیو ٹرانسفر سروسز (ایم وی ٹی ایس) کی روک تھام کے لیے پرنٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے ایک وسیع آگاہی مہم چلائی گئی۔ اسٹیٹ بینک کے سوشل میڈیا پیجوں کو استعمال کرنے کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے باضابطہ ادارے اپنے براؤزنگ نیٹ ورک، ویب سائٹوں، سوشل میڈیا پیجوں اور دیگر ذریعے، شعور بیدار کرنے کے لیے بھی مصروف عمل رہے۔ اخباروں میں بھی اشتہارات شائع کیے گئے۔

1.4.4 کووڈ 19 کے دوران اقدامات

کووڈ 19 کی غیر معمولی عالمی وبا نے معیشت کے تمام شعبوں کو متاثر کیا ہے۔ اس سلسلے میں کیے گئے کچھ اہم اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

• کووڈ 19 کے دوران ملکی ترسیلات زر میں کمی کو روکنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ بینکوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ دستیاب ڈیجیٹل / آن لائن چینلز کے ذریعے ترسیلات بھیجے اور وصول کرنے کے لیے جارحانہ آگاہی مہم چلائیں، موجودہ صارفین تک رسائی کے لیے سوشل میڈیا اور براہ راست پیغامات کا استعمال کریں اور مارکیٹنگ کی مختلف سرگرمیوں اور تشہیری اسکیموں کے ذریعے ترسیلات زر کو فروغ دیں۔ بینکوں کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ وہ زیادہ ترسیلات زر کے حامل علاقوں میں نقد رقوم کی دستیابی کو یقینی بنائیں اور کیش اور کارڈ ٹرانزیکشن کی حد میں اضافہ کریں۔ عالمی بینک کے مطابق، مالی سال 2020ء کے دوران پاکستان کی ترسیلات زر میں 23 فیصد کمی متوقع تھی۔ مذکورہ بالا اقدامات نے ملکی ترسیلات زر کی آمد پر کووڈ 19 کے منفی اثرات کو ختم کرنے میں مدد کی کیونکہ 2019ء کی اسی مدت کے مقابلے میں مارچ تا جون 2020ء کے دوران ترسیلات زر میں 7.8 فیصد اضافہ ہوا۔

• بینکوں کو برآمد کنندگان سے ہونے والی برآمدی آمدنیوں کی وصولی پر 30 جون 2020ء تک برآمد کنندگان کو پہلے سے دی گئی چھ مہینوں کی مدت کے بعد مزید 90 دن کی توسیع کی اجازت دی گئی۔

• بینکوں کو اشیا کی درآمد اور بیٹنگی ادائیگی پر شپنگ دستاویزات جمع کرانے کی مقررہ میعاد میں 30 جون 2020ء تک اشیا درآمد کرنے کے لیے پہلے سے دی گئی چار ماہ کی مدت میں 90 دن تک توسیع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

• بینکوں کو وفاقی اور صوبائی حکومت کے محکموں اور تنظیموں، سرکاری اور نجی شعبے کے اسپتالوں یا ان کے منظور شدہ ایجنٹوں، خیراتی اداروں اور کمرشل درآمد کنندگان کی جانب سے کووڈ 19 کے مریضوں کے علاج کے لیے طبی سامان، ادویات اور ذیلی اشیا کی درآمد کے لیے درآمدی مالیت کی 100 فیصد تک کی بیٹنگی ادائیگی اور بغیر کسی حد کے اوپن اکاؤنٹ ادائیگیوں کی اجازت دی گئی ہے۔

• بالخصوص کووڈ 19 کے دوران رسمی چینلز استعمال کرتے ہوئے عطیات کی ترسیل کے لیے باقاعدہ اداروں (بینکوں / مبادلہ کمپنیوں) کے ذریعے خصوصی آگاہی مہموں کا اہتمام کیا گیا اور یہ یقینی بنایا گیا کہ فنڈز قانونی چینلز کے ذریعے وصول کیے جاتے ہیں اور پاکستان میں صرف اجازت یافتہ غیر منافع بخش اداروں (این پی او) کو بھیجے جاتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پیجوں کے ذریعے بھی ان پیغامات کو جاری کیا۔

- کووڈ 19 میں آپریشنز جاری رکھنے کے لیے کارگو / سیکورٹی کمپنیوں کے ذریعے اجازت یافتہ غیر ملکی کرنسیوں کی کنسائنمنٹ پر مبنی برآمدات کی اجازت دی گئی۔
- کووڈ 19 کے دوران مبادلہ کمپنیوں کو آن لائن ذرائع سے استعداد کاری کے سیشنز انجام دینے کی ہدایت کی گئی۔

1.5 تحقیق

اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی، شرح مبادلہ، تجارت اور دیگر اہم امور سے متعلق کلی معاشی امور پر داخلی تحقیق کا انعقاد کیا۔ کچھ تحقیقی مقالے اسٹیٹ بینک کی مطبوعات، بشمول ایس بی پی ریسرچ لیٹن، ورکنگ پیپر سیریز اور اسٹاف نوٹ میں شائع ہوئے۔ ان تحقیقات میں وسیع موضوعات کا احاطہ کیا گیا، جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

- منفی کال ریپو اسپریڈ پزل
- کرنسی کی بڑھتی ہوئی طلب کا معرّ
- مہنگائی اور نمو کا تعلق: سارک ممالک کے لیے حد کا تخمینہ
- پاکستانی روپے کے کرنسی کے اتار چڑھاؤ پر فرموں کا رد عمل
- ڈی ایس جی ای ماڈل استعمال کرتے ہوئے مہنگائی کی پیش گوئی
- پاکستان کے لیے قرضے میں استحکام کے تجزیے کا فریم ورک تیار کرنا
- غذائی ایشیا کی قیمتوں، کارکنوں کی ترسیلات زر، بیرونی تجارت اور جاری کھاتے پر کووڈ 19 کے اثرات
- انفرادی ترغیبات اور کارکنوں کے معاہدے: نومبر 2019ء میں اوکسفر ڈاٹا کمپنی کے بیرونی شائع ہونے والے ایک فیلڈ تجربہ سے شواہد۔
- سبز بینکاری اور اسلام: ایک ہی سکے کے دورخ، شائع کردہ جرنل آف اسلامک مارکیٹنگ، جولائی 2019ء۔

مزید برآں، معاشی مسائل پر بحث کو تقویت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے تین سیمیناروں کا انعقاد کیا۔

- ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بحران کے انتظام سے متعلق آئی ایم ایف کے ڈپٹی ڈائریکٹر، جناب اتھنا سیوس اروناٹس کی ایک گفتگو، جس کے بعد بیٹیل ڈسکشن کی گئی۔ اپنے خطاب میں، اروناٹس نے ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بحرانوں کی کچھ عمومی خصوصیات، بالخصوص قرض کی بلند سطح، بلند سرکاری اور بیرونی خساروں، چکدر شرح مبادلہ، مسابقت کی کمی، پست بچتیں اور سرمایہ کاریاں نیز عرصیت اور کرنسی کی عدم مماثلت کے عمومی کردار روشنی ڈالی۔ اس سیشن کا اہتمام اسٹیٹ بینک اور پاکستان بزنس کونسل (پی بی سی) نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔
- بین الاقوامی گروتھ سینٹر (آئی جی سی)، اور پاکستان بزنس کونسل کے اشتراک سے فرموں اور نمونہ پر ایک کانفرنس۔ سیمینار کا مقصد پالیسی سازوں، تھنک ٹینکس، ماہرین تعلیم، نجی شعبے، میڈیا اور ڈونر کمیونٹی کے ساتھ تحقیقی بصیرت کا تبادلہ تھا۔
- بی پی آر ڈی اور نفاذ کے اشتراک سے اسلام آباد میں سارک خطے میں بینکاری شعبے کی گڈ گورننس میں ابھرتے ہوئے رجحانات کے بارے میں سارک فائننس سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار میں افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، سری لنکا اور نیپال کے نمائندوں نے شرکت کی۔

اسٹیٹ بینک نے پاکستان کی معیشت کے لیے کووڈ 19 کے مضمرات پر ویڈیو کلیپس (پوڈ کاسٹ) کا ایک سلسلہ بھی جاری کیا۔ غیر یقینی کی اس مدت کے دوران، ان پوڈ کاسٹوں کو متعلقہ فریقوں کی جانب سے خوب پذیرائی ملی اور معیشت کے مختلف شعبوں میں کووڈ 19 کی تعلق کے بارے میں عام لوگوں کی تفہیم بڑھانے کے لیے سود مند ثابت ہوئے۔

پالیسی مباحثوں اور پوڈ کاسٹوں کے اجرا کے لیے سیمیناروں کے انعقاد کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے انڈسٹری کے متعلقہ فریقوں کے ساتھ اسٹریٹجک پالیسی کے امور پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے میک ان پاکستان کے اقدام کے لیے وزیراعظم کی ٹاسک فورس کے اجلاسوں میں بھی حصہ لیا۔

1.6 معاشی تجزیے / مطبوعات

اسٹیٹ بینک نے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اپنی سہ ماہی اور سالانہ رپورٹس شائع کیں، جو حالیہ معاشی رجحانات، امور اور چیلنجوں کے بارے میں تجزیہ پیش کرتی ہیں۔ مالی سال 20ء کے دوران، کووڈ 19 وبائی بیماری نے پاکستان سمیت متعدد معیشتوں کو اس بیماری کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے لاک ڈاؤن لگانے پر مجبور کیا۔ اسٹیٹ بینک کی نمائندہ مطبوعات نے مالی سال 20ء کے دوران کووڈ 19 بحران کے پاکستان کی معیشت پر منفی اثرات کا گہرائی سے احاطہ کیا۔

زراعت کے حوالے سے، قرض کی بدلتی حرکیات، کپاس کے لیے علامتی قیمتوں کے مضمرات اور ٹنڈی دل کے حملوں سے لاحق خطرات پر روشنی ڈالی گئی۔ مزید برآں، ملکی معیشت اور برآمدات کی کارکردگی پر کووڈ 19 کی صورت حال کے اثرات سے نمٹنے کے لیے کیے گئے معاشی اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مالیاتی محاذ پر، ایف بی آر کے دستاویزیت کے اقدامات جیسے امور کا جائزہ لیا گیا اور برآمدی صنعتوں کے لیے صفربینگ کے خاتمے کے معاشی مضمرات کا تجزیہ کیا گیا۔ اشاعت میں مہنگائی کے رجحانات کے سلسلے میں قیمتوں کے اشاریے کی نواساسیت کی اہمیت اور اثرات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

مالی سال 20ء کے دوران، مختلف دشوار کن معاشی امور کو خصوصی ابواب اور سیکشن کی شکل میں شامل کیا گیا تھا۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19ء میں، "پاکستان میں سرمایہ کاری کو محدود کرنے والے عوامل" کے عنوان سے ایک موضوعی باب شائع کیا گیا، جس کا مقصد ملکی سرمایہ کاری پالیسیوں، قوانین اور دوطرفہ معاہدوں میں تضادات اور یہ امور ریاست اور کاروباری اداروں کے مابین پیدا ہونے والے معاہدے کے نفاذ کے ممکنہ تنازعات کے خطرے کو کیسے بڑھا دیتے ہیں، کو اجاگر کرنا تھا۔ نجی شعبے کے ضمن میں، ایس ایم ای زمرے میں جمود کو پاکستان میں سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کی منتشر اور ناکافی نوعیت کی ایک بڑی وجہ کے طور پر اجاگر کیا گیا۔ اس باب میں انسانی سرمائے کی ترقی کی ناقص حالت، غیر فعال ادارہ جاتی اور آپریشنل انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری برقرار رکھنے کے طریقوں پر حکومت کی غیر تسلی بخش توجہ کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

سہ ماہی رپورٹس میں، بروقت اور اہم نوعیت کے مختلف معاشی موضوعات پر خصوصی سیکشنز شائع کیے گئے تھے۔ پہلی سہ ماہی رپورٹ میں، "عالمی رسد زنجیریں (جی وی سی)۔ پاکستان کے لیے مضمرات" نے مصنوعات کو عالمی طلب کے رجحانات کے ساتھ موافق بنانے اور برآمدات کو پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے جی وی سی میں قدم جمانے کے حوالے سے سہولتی پالیسیوں سے استفادے کے لیے ملکی فرموں کی اہمیت پر زور دیا۔ دوسری سہ ماہی رپورٹ میں، "پاکستان میں مسابقت کی کیفیت" نے معاشی نمو اور قیمتوں کے استحکام کے حصول کے لیے مسابقت کی اہمیت کو اجاگر کیا اور استدلال پیش کیا کہ پاکستان کی معیشت کے ضوابطی ڈھانچے کے حوالے سے بنیادی غور و فکر ضروری ہے۔ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی رپورٹ میں، "پاکستان میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت (ٹی وی ای ٹی)؛ پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لیے مسائل اور دشواریاں" نے انسانی سرمائے کی ترقی، برآمدی مسابقت اور معاشی نمو کے حوالے سے ٹی وی ای ٹی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا، ملکی ٹی وی ای ٹی ماحولیاتی نظام میں خامیوں اور مستقبل میں اس رجحان کو درست کرنے کے لیے تجاویز فراہم کیں۔

1.7 ڈیٹا کے انتظام کا نظام

اسٹیٹ بینک وژن 2020 کے مطابق، اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ شماریات خاصی حد تک بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ ہیں۔ ادائیگیوں کے توازن کے شماریات، مالیاتی شماریات، بیرونی شعبے کے شماریات اور فنڈ اکاؤنٹس کے بہاؤ بین الاقوامی ایجنسیوں جیسے آئی ایم ایف، اقوام متحدہ اور ورلڈ بینک گروپ کے وضع کردہ مینونلز میں فراہم کردہ رہنما خطوط کے مطابق مرتب کیے گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ شماریات اسٹیٹ بینک کے اندر اور باہر دونوں جگہ مختلف اسٹیم ہولڈرز کے تجزیے، تحقیق اور پالیسی سازی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

مالی سال 20ء کے دوران اعداد و شمار کی تالیف اور اشاعت کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے، جو حسب ذیل ہیں:

- اقوام متحدہ کی بین الاقوامی معیاری صنعتی درجہ بندی، آئی ایس آئی سی نظر ثانی 4 کے نفاذ سے "قرض گھروں کے لحاظ سے درجہ بندی شدہ قرضوں" اور "امانت گزاروں کے زمرے کے لحاظ سے تقسیم کردہ امانتوں" کے بارے میں معلومات کی تالیف۔ یہ معیار پیداواریت کے عمل پر زیادہ زور دیتا ہے اور قابل اعتماد، قابل موازنہ اور طریقہ کار کے لحاظ سے درست اعداد و شمار حاصل کرنے کے لیے تفصیلی سطح پر جاتا ہے۔

- گورننگ کونسل کی جانب سے طریقہ کار کی منظوری کے لیے، پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) نے اگست 2019ء سے نافذ العمل ہونے والی نئی اساس (2015-16ء) پر قیمتوں کے اعداد و شمار جاری کر دیے۔ پی بی ایس نے ایشیا کی باسکٹ کی بنیاد پر تبدیلی کو تبدیل کرنے کے علاوہ قیمت کے دیہی، شہری اور قومی اشاریے متعارف کروائے۔ تمام تبدیلیوں اور اصلاحات پر عمل درآمد کیا جا چکا ہے اور اب اسٹیٹ بینک اور اسٹیٹ بینک قیمتوں کے کلیدی اعداد و شمار کی مستقل بنیاد پر ترویج کرتا ہے۔ اسی طرح انفلیشن مانیٹر کی کوریج کو نئی خصوصیات اور تجزیہ شامل کر کے بہتر بنایا گیا ہے۔

- قیمتوں اور بیرونی شعبے پر دو ابواب کے نئے ورژن کی شمولیت سے زرعی پالیسی انفارمیشن کمیونڈیم (ایم پی آئی سی) کی تالیف۔

آئی ایم ایف کی جانب سے بہتر بنائے گئے عمومی ڈیٹا کی ترویج کے نظام (ای۔ جی ڈی ڈی ایس) کے لیے، اسٹیٹ بینک نے پی بی ایس کے زیر انتظام پاکستان کے قومی سمری ڈیٹا بیج کے لیے مالی اور بیرونی شعبوں کا ڈیٹا فراہم کیا۔

- جنوری 2013ء سے آئی ای آر اور ڈی ای این ای آر ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے کیونکہ آئی ایم ایف کی جانب سے تجارتی اوزان اور تجارتی شراکت داروں کو 2013ء تا 2015ء کے تجارتی اعداد و شمار کی بنیاد پر تبدیل کیا گیا تھا۔ اس تازہ کاری کے نتیجے میں باسکٹ کرنسیوں کی تعداد بڑھ کر 37 ہو گئی، جو 2010ء تا 2012ء کے تجارتی اعداد و شمار کی بنیاد پر 25 تھی۔

- بینکوں سے اعداد و شمار کے حصول کے لیے زرمبادلہ کی تجدید شدہ کوڈنگ گائیڈ کو شامل کر کے آئی ٹی آر ایس کلائنٹ ایپلی کیشن (زر مبادلہ کی واپسی کے اعداد و شمار کی اطلاع دہندگی کے لیے بینکوں کی جانب سے استعمال کیا جانے والے سافٹ ویئر) کو بہتر بنایا گیا۔

- مقدار، یونٹ اور قیمت کے حساب سے اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار کی تالیف سے متعلق تمام سرگرمیاں انجام دی جا چکی ہیں اور پاکستان ریونیو آؤٹیشن لمیٹڈ (پی آر اے ایل) سے حاصل کردہ ایچ ایس کوڈز کی تازہ ترین فہرست کو آئی ٹی آر ایس کلائنٹ ایپلی کیشن میں شامل کیا جا رہا ہے۔

- تمام بینکوں سے ڈی اے پی کے ذریعے ای فارم ڈیٹا کے حصول کے نظام کی تکمیل / نظر ثانی۔

- آئی ٹی آر ایس اور ویب بیسڈون کسٹم (ویبوک) کے ذریعے تجارتی اعداد و شمار کے تصنیف کے لیے ڈویلپمنٹ طریقہ کار کی تکمیل۔
- مبادلہ شرحوں کے اعداد و شمار کی تالیف کے نظام کی ڈی ڈیو ایچ پورٹل سے ڈی اے پی 4 میں منتقلی کر دی گئی ہے۔ گذشتہ نظام کے مقابلے میں یہ زیادہ موثر رہا ہے۔
- مالی اصابت کے اشاریے (ایف ایس آئی) سے متعلق آئی ایم ایف کے تقاضے کو پورا کرنے کے لیے ڈیٹا کے حصول کے پورٹل میں این بی ایف سی اور آئی سیز کے دائرہ کار میں اضافہ کیا گیا ہے۔
- خرد مالکاری بینک (ایم ایف بی) اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئی) کے ڈیٹا کو شامل کر کے قرض گاری اور ڈپازٹس کی شرحوں کی کوریج میں اضافہ کیا جا چکا ہے۔
- پاکستان میں جدولی بینکوں سے متعلق اعداد و شمار کی اشاعت کے ایک الگ باب کے طور پر آئی ایس آئی سی 4 پر جدولی بینکوں کے ششماہی اعداد و شمار کے ساتھ ایم ایف بی اور ڈی ایف آئی کے برائچ وار اعداد و شمار کی تالیف۔

اسی طرح مالی سال 20ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں کے لیے مندرجہ ذیل ماڈیول کا نفاذ کیا گیا ہے:

- اسلامی / روایتی بینکاری کے ماہانہ شماریات کی تالیف میں آئی ایس آئی سی 4 اور ایس ایم ای کے اپ ڈیٹ شدہ محتاطیہ ضوابط کا نفاذ۔
- جدولی بینکوں کے ششماہی شماریات کی تالیف۔
- ایم ایف بی کی شرح کفایت سرمایہ کے لیے ڈیٹا کے حصول اور تالیف کا نظام اور ایف ایس ایس ڈی ڈیش بورڈ کے ساتھ ارتباط (فیئر 2)۔
- بازل III خطرہ سیالیت کی اطلاع بذریعہ ڈی ڈیو ایچ (فیئر 1)۔
- کمرشل بینکوں کے روزانہ کے نقد کے بہاؤ کے ڈیٹا کا حصول
- فارن کرنسی ڈپازٹس اور قرض گیری کی ماہانہ اطلاع اور ان سے استفادہ

علاوہ ازیں، درج ذیل ماڈیولز کے سافٹ ویئر کی تیاری کی گئی، جو اب نفاذ کے مراحل میں ہیں:

- سی اے ای ایل ایس، سی آر آر اور ایس ایل آر کی تالیف اور ایف ایس ایس ڈی ڈیش بورڈ کے ساتھ ارتباط (فیئر 2)۔
- قومی مالی خواندگی پروگرام پر ڈیٹا کا حصول

مزید برآں، مالی سال 20ء کے دوران درج ذیل ماڈیولز کا تجزیہ اور سافٹ ویئر کی تیاری کے لیے تقاضوں کا تعین بھی مکمل کیا گیا:

- الیکٹرانک منی انسٹیٹیوٹ (ای ایم آئی) سے ڈیٹا کا حصول فیئر 1۔
- فارن ایکسچینج کمپیوٹرائزڈ رپورٹنگ سسٹم (ایف ایکس سی آر) کی نو تعمیر
- صارفین کی شکایات کے انتظام کے طریقہ کار پر سہ ماہی گوشواروں کے لیے ڈیٹا کے حصول کا نظام